Registered

L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵۱) مطبوعہ ۱۶ - دسمبر ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

۱۲ دسمبر لنڈن۔ جنرل نوگی ٹوب رپورٹ دیتے ہیں کہ معرکہ جنگ کا سیواسٹوپول جہاز اور چند ایک ڈسٹرائرس کے سوائے جو جنگ گاہ سے علیحدہ تھیں تمام روسی بیڑے بیکار ہیں اور اب ہمیں اسکی ضرورت نہیں کہ ہم گولہ باری کیا کریں۔ جاپانی اب پورٹ آرتھر کے قصبہ پر حملہ کر رہے ہیں اور اُسکو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ بعد کی خبر ہے کہ پورٹ آرتھر پر گولہ باری کرنے سے تار کی ٹیلیگراف کے اسٹیشن کو جو گولڈن ہل میں ہے بڑا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ۱۲ دسمبر لنڈن۔ سینٹ پیٹرز برگ سے رویٹر کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ روس کے اندر جو کل بلوہ ہوا تھا اسمیں پچاس طلبا مجروح ہوئے ہیں۔ ۱۲ دسمبر لنڈن شاہ اور ملکہ پرنس آف ویلز نے پادری لانگ صاحب کے اِس انتظام کے لئے جو اُس نے لنڈن کے غیر ملازم غریب لوگوں کی پرورش کے لئے کیا ہے چندہ بھیجا ہے۔ اُس کے لئے لارڈ میئر صاحب نے ایک فنڈ کھولا ہے۔ ایضاً۔ ایک انگلو امریکن عہدنامہ واشنگٹن میں ہوا اور اسپر دستخط کئے گئے ہیں۔ ۱۰ دسمبر کے بعد کی خبر ہے کہ جاپانیوں کا جہاز سائمین جو ۳۰ نومبر کو پورٹ آرتھر پر گولہ باری کر رہا تھا ایک روسی کان کے ساتھ ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ اہل جہاز میں سے ۲۰ ڈوب مرے۔ ۱۱ دسمبر لنڈن۔ ایڈمرل نولکرشان کا بیڑہ جبوتیل سے روانہ ہونے والا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سیدھا مڈغاسکر کو جائیگا کہ وہاں ایڈمیرل روز ڈسٹونسکی کی انتظاری کرے۔

لنڈن ۵ دسمبر رویٹر کا نامہ نگار چیرو سے تار دیتا ہے کہ ڈیڈیل فیلکر تھم کی سکاؤٹن آدیک اور جیبوتیل کے درمیان جزائر موشا سے کوئلے لے رہا ہے۔ لیورپول میں روئی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ ۳۰ نومبر کو جو پیپر کرنسی ڈیپارٹمنٹ نے رپورٹ دی ہے اُس کے مطابق ۹۷،۹۱۷،۳۵۰ روپیہ کے نوٹ ۱۱۰۳۲۴۴۷۸ روپیہ نقرئی اور ۲۱۲۰۹۶۵۹ روپیہ طلائی مسکوک اور سرکاری ضمانت میں ۹۹۹۹۹۴۶ روپیہ موجود ہیں۔ ساؤورن پنجاب ریلوے کی کل آمدنی اس ہفتہ کے درمیان جو ۲۶ نومبر ۱۹۰۴ء کو ختم ہوا ۲۵۰۶۵ روپیہ تھی گذشتہ سال اِس ہفتہ کے مقابل ہفتہ میں ۴۳۰۷۷ روپیہ تھی۔ لنڈن ۷ دسمبر رویٹر کا نامہ نگار کہتا ہے کہ کل پورٹ آرتھر میں مردوں کے اٹھانے کے لئے پانچ گھنٹے کے لئے صلح کا عہد نامہ ہوا۔ جاپانیوں نے اکاسکا پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اکاسکا کے لے لینے کے بعد ہی جاپانیوں نے اُشنشان کے نزدیک دو اور پہاڑیاں فتح کر لی ہیں۔ پولٹاوا ڈبو دیا گیا ہے اور ایٹولیسان کی بابت بڑی خبریں آ رہی ہیں۔ علاوہ ازاں ساحل کی طرف بھگا دیا گیا ہے۔ جاپانیوں کی پورٹ آرتھر پر گولہ باری کل متواتر جاری رہی۔ بہت سے گولوں نے نقصان کیا۔ پرسیویٹ کو آگ لگادی گئی اور رٹوبیسان بالکل ڈبو دیا گیا۔ بمبئی ۷ دسمبر۔ مفصلہ ذیل تار خبر آج شام کو جاپان کی گورنمنٹ سے بھیجی گئی تھی۔ پورٹ آرتھر کی فوج خبر دیتی ہے کہ روسی جہازوں کے برخلاف گولہ باری با ثمر ہوئی بہت سے باقر گولے پار آگئے۔ پرسیویٹ اور پوبیڈا پر چلائے گئے۔ پرسیویٹ کو تین بجے کے پندرہ منٹ پر آگ لگ گئی۔ مفصلہ ذیل خبر گذشتہ رات ہیں۔ پورٹ آرتھر کی فوج خبر دیتی ہے کہ دشمن جوکہ کوساپایا پر تھے ہماری ۲۰۳ میٹر کی پہاڑی سے تباہ کرنے والی آگ کا مقابلے کرنے کے ناقابل تھے اور ہمیں نے اُسے بالکل خالی کر دیا۔ ہم اُسمیں سنگل کے ریدوبٹ داخل ہو گئے ہم نے اُسمیں ریدوبٹ اور پہاڑیاں اُتر چوشان کے قریب سے لیں ہم نے دشمن کی پارلیمنٹ کے صلاح کے بموجب پانچ گھنٹے تک سنگل کے ریدوبٹ کی جنگ تھی تاکہ طرفین اپنے اپنے مقتولین کی لاشیں جمع کریں۔ ۸ دسمبر لنڈن پورٹ آرتھر سے بعد کی خبر ہے کہ جہاز پیرسویٹ غرق ہو گیا ہے ایٹولیس عنقریب تہ نشین ہو گیا ہے۔ پوبیڈا اور پلادا اور سیواسٹوپول کی بھی خطرناک حالت ہے یہ سب کے سب تھوڑے بہت ڈوبتے چلے جا رہے ہیں۔ بیان جل رہا ہے۔ رویٹر کا نامہ نگار چیفو لکھتا ہے کہ ایک شخص رپورٹ دیتا ہے کہ میں نے پورٹ آرتھر کے باہر ایک جاپانی سکوئیسل دیکھا اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ تمام بیڑہ وہیں پڑا ہے۔ رویٹر کا نامہ نگار ۲۰۳ میٹر ہل سے جنگ کے نظارہ کی خبر دیتا ہے کہ پہاڑی کا بیرونی حصہ مسمار کر دیا گیا ہے اور خندقیں نیم منہدم ہیں۔ خندقوں سے سوگز کے فاصلہ پر ایک ہی سیکشن میں دو سو روسی لاشیں اور مجروحین پڑے ہوئے تھے۔ جنرل نوگی کا دوسرا بیٹا ۲۰۳ میٹر ہل کی لڑائی میں قتل ہو گیا تھا۔ بڑا بیٹا نانشن میں قتل ہوا تھا۔ وہ بیچارے اب لاولد ہیں۔ ٹوکیو کے ہیڈکوارٹرس نے ایک فہرست شائع کی ہے ۳۴ آفیسرس قتل اور ۸۵ زخمی مندرج ہیں۔ غالباً پورٹ آرتھر پر۔ ۹ دسمبر لنڈن کی تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جب روسیوں کے جہازوں پر گولہ باری ہو رہی تھی تو انہیں کچھ جان نظر آتی تھی مجھ وثوق سے کہا جاتا ہے کہ جاپانی پورٹ آرتھر پر حملے کرنے کے بجائے اس بات پر قناعت کریں گے کہ محصورین کو بھوکا مار کر قلعہ کو فتح کریں۔ لودیانہ بتاریخ ۱۴ دسمبر کو یک لخت ابر چھا گیا اور بڑے زور شور کی بارش ہوئی۔

ایڈیٹوریل نوٹس

شکریہ اور التماس

ہم اپنے ناظرین کا جنہوں نے کرسمس کے موقع کے واسطے غزلیات اور مضامین سے نور افشان کو سرفراز فرمایا ہے۔ بڑی خوشی سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے یہہ التماس بھی کرتے ہیں کہ مہربانی سے اور مضامین نثر میں بھی ارسال فرماویں۔ دلچسپ و بلند پرواز اور نصیحت آمیز۔ نیز نئے سال کے لئے بھی ؛

ہم اپنے ناظرین نور افشان سے عموماً اور ان سے جو اخبار نہ پہنچنے کی اکثر شکایت کرتے ہیں عرض پرداز ہیں کہ آپنا سرنامہ وغیرہ صاف صاف اور درست لکھا کریں اخبارات ہمارے دفتر سے بڑی احتیاط کے ساتھ روانہ کئے جاتے ہیں معلوم نہیں کہ کیوں بعض مہربانوں کو نہیں ملتا مضامین پیرپار تو اتوار تک ہمارے پاس پہنچ جانے چاہئیں

لودیانہ میں واٹر ورکس کی تجویز

۲۶ ماہ گذشتہ کو یہاں کے ٹون حال میں ایک جلسہ بصدارت دیوان ٹیک چند صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع ہذا منعقد ہوا۔ اسمیں رؤسا شہر اور ضلع کے بڑے بڑے سردار اور ہر سہ تحصیل کے ذیلدار ان شامل تھے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے جلسہ کی افتتاحی تقریر میں گورنمنٹ کا ایک مراسلہ پڑھکر سنایا جو اس مضمون کا تھا کہ اگر مقامی طور پر معقول چندہ جمع ہو جاوے تو گورنمنٹ اراضی نسر دل تخمینی ۵۵ ہزار روپیہ عطا کر سکتی ہے۔ دیگر معززین نے واٹر ورکس کی ضرورت پر تقریریں کیں رؤسا نے بڑی دریا دلی سے فہرست چندہ میں اپنا نام معہ رقوم چندہ درج کروایا۔ چندہ قریباً ۴۳ ہزار ہے اور امید ہے کہ ساٹھ ہزار تک پہنچ جاویگا۔ یہہ دیوان صاحب کی سعی بلیغ اور ذاتی جانکاہی کا نتیجہ ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ دیوان صاحب موصوف اہل شہر کے خیر خواہ اور دلی دوست ہیں۔ اس تجویز سے ضرور اہل شہر کو عمدہ اور صاف پانی ملا کریگا۔ سیلاب کیوجہ سے یہاں کا پانی بہت مضر ہے امید قوی ہے کہ اب پانی کے خراب ہونیکی شکایت رفع ہو جائیگی اور جو نقصان پانی کی خرابی کے باعث سے دن شہر کو جھیلنے پڑتے ہیں وہ بھی دور ہو جاینگے ؛

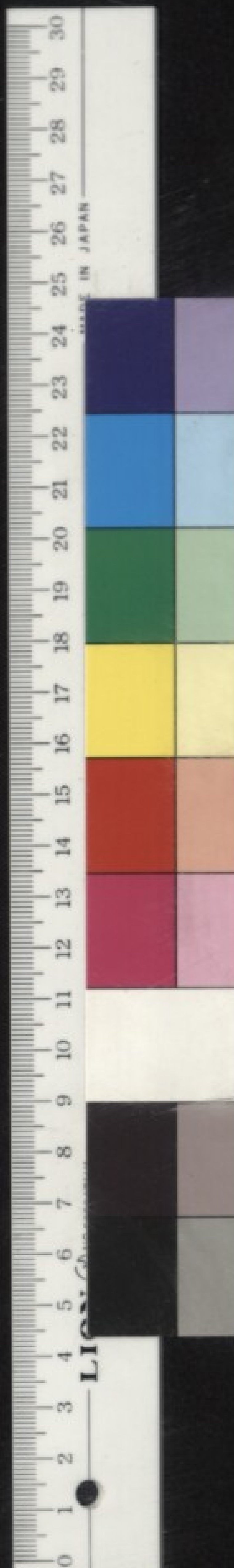
محمدی اصلاح

اسمیں کچھ شک نہیں کہ آجکل ہند میں سوشل مال اور ریلیجس سرکلس میں ایک بڑی بھاری حرکت آجنبش ہو رہی ہے۔ ہر ایک حلقہ میں اصلاح کی ضرورت نظر آتی ہے اور لوگ اصلاح پر کمر بستہ ہیں اور قسم قسم کی تجاویز اصلاح کے متعلق ظہور میں آرہی ہیں۔ محمدی لوگ بھی جو مدت سے گویا سوئے پڑے تھے اب جاگ اُٹھے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اُن کے مذہب میں ضروری اصلاح ہونی چاہئیں چنانچہ اخبارات میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ اب گذشتہ ریت و رسم مثلاً پردہ اور کثرت ازدواجی کو ترک کر دیں قرآن کی تلاوت اور نماز کی ادائیگی مادری زبان میں ہوا کرے مساجد پاکیزہ و نفیس اور پر تکلف سامان سے آراستہ ہوں۔ عورتوں کو مردوں کے کل حقوق دیئے جائیں۔ نمازیں امام جو آگے کھڑا ہو کر فاتحہ اور دیگر سورتیں قرآن کی پڑھا کرتا ہے آگے کو پادریوں کی طرح وعظ کیا کرے وغیرہ وغیرہ

الغرض یہہ تمام نشان ترقی کے ہیں اور امید ہے کہ کوئی دن ایسا آجاویگا کہ ہر ایک قوم اپنے تعصبات کو چھوڑ کر گذشتہ باتوں سے جو انہیں تہذیب کے برخلاف ہیں دست بردار ہو کر نئی روشنی میں اور حقیقی روشنی میں چال چلن درست کریگی۔ اس کار عظیم کے ذمہ وار ہونیکا بیڑہ پنجاب چیف کورٹ کے پلیڈر خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے نے اُٹھایا ہے۔ ہم اسمیں انکی ہمت اور حوصلہ کی داد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کو اِس امر اہم میں پوری پوری کامیابی عطا فرماوے تاکہ وہ ایک قوم کو چاہ ضلالت سے نکال کر مقام جلالت کے رستہ پر پہنچا دیویں۔

نکاسی غلہ ؛ ماہ اگست میں ہندوستان سے جو کپاس ممالک غیر کو روانہ کی گئی تھی اس کی کل مقدار ایک لاکھ ۴۶ ہزار ۸۰۷ ہنڈرڈ ویٹ ہے۔ گیہوں اسی ماہ میں ۵۸ لاکھ ۱۳ ہزار ۱۰۳ ہنڈرڈ ویٹ یہاں سے باہر بھیجی گئی۔ تخم السی ۹ لاکھ ۴۵ ہزار ۷۰۳ ہنڈرڈ ویٹ۔ نیل ۲۰۳۰ ہنڈرڈ ویٹ۔ جوٹ ۴ لاکھ ۷۳ ہزار ۳ ہنڈرڈ ویٹ۔ چائے ۲ لاکھ ۵ ہزار ۶۶۵ ہنڈرڈ ویٹ۔ چاول ۵ لاکھ ۲۸ ہزار ۲۱۳ ہنڈرڈ ویٹ شروع جنوری سے آخر اگست سنہ رواں تک عرصہ آٹھ ماہ میں جو کپاس ہندوستان سے گئی وہ ۴۷ لاکھ ۲۴ ہزار ۲۸۲ ہنڈرڈ ویٹ تھی گیہوں کی مقدار تین کروڑ ۱۲ لاکھ ۲۳ ہزار ۲۲۸ ہنڈرڈ ویٹ تھی۔ تخم السی انہیں آٹھ ماہ میں ۹۵ لاکھ ۷ ہزار ۹۹۷ ہنڈرڈ ویٹ باہر بھیجا گیا تھا۔ نیل ۸ ہزار ۱۴۳ ہنڈرڈ ویٹ۔ جوٹ ۵۲ لاکھ ۵۹ ہزار ۶۸۴ ہنڈرڈ ویٹ چائے ۱ لاکھ ۴۷ ہزار ۱۴۳ ہنڈرڈ ویٹ اور چاول ۶۰ لاکھ ۴۷ ہزار ۲۵۶ ہنڈرڈ ویٹ یہاں سے باہر بھیجا گیا ؛

بنارس۔ ۵ دسمبر ۱۹۰۴ء کو جے نرائن کالج کے مشہور انگریزی کے پروفیسر بابو جگن ناتھ پرشاد تھے افسوس کہ یہہ اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اِس کی کیفیت یہہ ہے کہ شمو گنج کے پاس ایک گہرا تالاب واقع ہے اِس میں آپکی لاش تیرتی ہوئی چند سائیسوں نے دیکھی تھی پہلے تو سائیسوں نے سمجھا تھا کہ یہہ کوئی لکڑی ہے۔ چنانچہ لاش پر پتھر بھی چلائے گئے تھے۔ اتنے میں کسی سائیس نے معلوم کر لیا کہ لکڑی نہیں بلکہ لاش ہے۔ معلوم نہیں کہ یہہ کیوں ڈوبے لوگوں کا خیال ہے کہ آپکے قبضہ بھوت پریت ہیں اور وقت شب آپ بھوتوں کا پہرہ دیتے وہاں گئے تھے اسی کیوجہ سے یہہ حادثہ ہوا ہے ؛ وجہ خواہ کچھ ہی ہو بہر حال



مضامین

خدا کی ابویت اور مسیح کی ابنیت

جب ہم ہندو و مسلمان مذاہب کی کتابوں اور اُن کی باتوں اور ایمان اور عمل کو دیکھتے ہیں تو اُن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اِس تعلق میں جو وہ خدا کے ساتھ ایماناً اور عملاً رکھتے ہیں اور اُس تعلق میں جو مسیحی خدا کے ساتھ ایماناً اور عملاً رکھتے ہیں آسمان زمین کا فرق ہے۔ محمدی خدا کو قہار۔ جبار۔ بے پرواہ۔ خالق وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ انکا مقولہ ہے کہ "عز من تشاء و ذل من تشاء"۔ آریا لوگ تو اِس سے اور آگے بڑھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کو ہمارے کاموں سے کچھ واسطہ نہیں جیو اور جیو کے کرم ازلی ہیں اور وہ اُن کے موافق بھوگتا ہے اور بھوگتا رہیگا۔ خدا کو کچھ اختیار نہیں کہ وہ سزا دے یا جزا دے۔ آواگون سے خدا انسان کو بچا نہیں سکتا۔ وغیرہ وغیرہ

مسیحیوں کا اگرچہ خدا کے ساتھ بڑے بڑے تعلقات ہیں مگر ازانجملہ ایک تعلق زیادہ تر قابل غور ہے کہ وہ ہمارا "باپ" ہے۔ یہہ خیال سوائے مسیحی مذہب کے کسی اور مذہب کی کتاب میں نہیں پایا جاتا ہے۔ دیگر مذاہب والے اِس کو اپنا باپ کہتے ہوئے جھجکتے ہیں۔ ان کے اخبارات اور دیگر تصانیف میں اِس تعلق کا نام تک نہیں ملتا۔ انکی تقریر کے وقت بھی انکی زبان پر یہہ الفاظ نہیں آتے۔ جہانتک میرا تجربہ ہے میں نے کبھی اِس لفظ کو انکی زبان یا قلم میں مستعمل نہیں دیکھا شاید شاذ و نادر کہیں ہو۔ مگر وہ عدم وجود کا حکم رکھتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو اِس لفظ سے یا تو ڈر لگتا ہے یا شاید شرم آتی ہے کیونکہ اِن کے خیالات جسمانی ہیں۔ مگر مسیحی کا تو یہہ عام تکیہ کلام اور ایمان ہے۔ انکی زبان اور قلم اِس لفظ کے استعمال کرنے میں درجہ انتہا کو پہنچگیا ہے۔ وہ اِس بات کو حیطہ تحریر و تقریر میں لانے سے ہرگز نہیں شرماتے۔ بلکہ یہہ تو ہماری جان کا گویا لنگر ہے۔ جس سے ہمارے ایمان کا جہاز اِس کے بحر عالم میں اِس کے طلاطم اور طوفان سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔ یہہ صورت اِس لئے ہے کہ یہہ خیال دنیاوی خیال سے بلند و بالا ہے اور جسمانی آدمی اسکو دریافت نہیں کر سکتے۔

غیر مذاہب والوں کا تعلق خدا کے ساتھ حاکم اور محکوم کا سا ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ خدا ایک ایسا حاکم ہے جو اپنے زبردست اور بے رحم ہاتھ سے اور سخت سخت قوانین سے ہمپر حکومت کر سکتا ہے۔ اِس کے قوانین میں رحم اور بخشش معدوم ہیں اِسکی طبعیت بیچارے انسان پر جو گناہ کے جرم اور نجاست میں پڑا ہے ترس اور ترحم نہیں ہے وہ تو ضرور گنے کی سزا دیگا توبہ اور استغفار انکی زبان پر برائے نام ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے گئے تو خدا کا عدل پورا نہیں ہوتا کیونکہ قانون جرم کی سزا تو ضرور بالضرور طلب کرتا ہے۔ اور جب تک سزا نہ دیجاوے خدا کا عدل اور انصاف قائم نہیں رہتا۔ اِسی طرح کُل مذاہب کے عقاید ہیں ہم توبہ و استغفار اور عبادات اور اِس کے گیان دھیان کو بُرا نہیں کہتے۔ ہم انکو ایک لازمی امر سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہانتک کہتے ہیں کہ اگر گناہ دنیا میں نہ بھی ہوتا اور انسان بالکل پوتر اور راستباز ہوتا تو بھی یہہ ایک لازمی امر ہوتا کہ وہ خدا کے گیان اور دھیان میں لگا رہے۔ کیا فرشتے جو مقدس ہیں خدا کی عبادت میں مشغول نہیں رہتے؟ کیا انکو نیک اعمال کرنیکی ضرورت نہیں؟ مگر ہم کہتے ہیں کہ مسیح میں ہوکر ہمارا یہہ تعلق بالکل بدلجاتا ہے۔ وہ ہمارا باپ اور ہم اس کے بیٹے بنجاتے ہیں۔ ہماری شرارتیں اور گناہ اس حیثیت میں ہوتی ہیں جیسے بیٹے کے وہ قصور ہیں جو وہ باپ کے برخلاف کرتا ہے اور جس کے نوٹس لینے اور جسکے عوض دینے کی سرکار مجاز نہیں ہے۔ جس کی سرکار کچھ بھی پرواہ نہیں کرتی۔ وہ دکھ اور تکلیف جو انسان پر خدا کے بیٹے کی حیثیت میں آتے ہیں سزائیں نہیں ہوتے بلکہ تنبیہیں ہوتے ہیں تاکہ بیٹا تنبیہہ پاکر پھر باپ کے برخلاف خطا نہ کرے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ "خدا جسے پیار کرتا ہے اسے تنبیہ کرتا ہے"۔ "جسطرح باپ بیٹوں پر ترس کھاتا ہے اُسی طرح خداوند انپر جو اس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے" (زبور ۱۰۳: ۱۳)۔ "اور کیا نیک بخت وہ آدمی ہے جسے خدا تنبیہ دیتا ہے" (ایوب ۵: ۱۷) ایسی لوگ خدا سے اِس لئے نہیں ڈرتے کہ وہ ہمارا حاکم ہے اور ہمکو گناہوں کی سزا دیگا۔ وہ اِس سبب سے گناہوں اور شرارتوں سے توبہ اور استغفار نہیں کرتے اور گیان دھیان اور عبادت میں نہیں لگے رہتے کہ انپر خدا کی عدالت اور انصاف کا ڈنڈا اور تلوار ہے بلکہ اِس لئے کہ ہم اس کے بیٹے ہیں۔ ہم اپنی نافرمانی اور قصور سے اپنے باپ کی بیعزتی نہ کریں۔ ہم اپنی شرارتوں سے اُسکو ناراض اور رنجیدہ نہ کریں جسطرح سپوت ہمیشہ اپنے باپ کی رضامندی اور خوشنودی اور عزت کا خواہان رہتا ہے اور اپنی روش کو دیکھتا رہتا ہے کہ مبادا مجھ سے کوئی بُرا کام ہو جاوے اور باپ ناراض ہو جاوے اِسی طرح عیسے مسیحی کا حال ہے چنانچہ انجیل کی کل تعلیم میں اِس امر کا بخوبی ذکر کر دیا گیا ہے۔ پس غیر مذاہب والوں کے تمام نیک اعمال اور فرمانبرداری جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا کی نسبت ویسے ہی ہیں جیسے رعایا کی فرمانبرداری اور تابعداری سرکار سے ہے۔ مگر مسیحی کی فرمانبرداری اس سے بڑھکر اور بلند مرتبہ پر ہے یعنی وہ فرمانبرداری اور عزت جو بیٹا اپنی ابنیت کی حیثیت اور نیت سے اپنے باپ کی کرتا ہے۔ اور یہہ وہ راستبازی ہے جسکا ذکر خداوند نے متی ۵: ۲۰ میں کیا ہے کہ "میں تمہیں کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی سے زیادہ نہو تو تم آسمان کی بادشاہت میں کسی طرح داخل نہو گے"۔

جزیرہ لینوڈر واقعہ برٹش کولمبیا میں ایک بتی ساڑھے سات لاکھ بتیوں کی طاقت والی روشنی کی لگائی گئی ہے جسکے برابر دنیا بھر میں تیز روشنی والی بتی موجود نہیں ہے۔

سوچنے کا علم

مسٹر ٹامن - اچھا اب کھوکھلے لٹو کی بابت یہہ ہے - تم جانتے ہو کہ ہر ایک ٹھوس شے جبکہ اسکو کسی شے سے ضرب لگاؤ تھرتھراتی ہے اور اس تھرتھراہٹ کے ساتھ وہ ہوا بھی تھرتھرانے لگ پڑتی ہے جو اس کے گرد ہے جونہی یہہ تھرتھراتی ہوئی ہوا ہمارے کانوں تک پہنچتی ہے تو فوراً اس سے آواز کی حس پیدا ہوتی ہے - اگر تم ڈھول پر ڈنکا لگاؤ تو تنا ہوا چمڑا تھرتھرانے لگ جاتا ہے — اور اگر تم ڈھول پر کاغذ کا ایک ٹکڑا رکھ دو تو وہ بھی تھرتھرانے لگ پڑتا ہے یہہ اسکی تھرتھراہٹ کا موجب بیان ہے - اگر تم ایک گلاس میں پانی ڈالو اور اپنی بھیگی انگلی گلاس پر رگڑو ایسا کہ اس سے آواز ہونے لگ پڑے تو فوراً تم کو معلوم ہو جائیگا کہ پانی ہلتا ہے - اور یہہ اس امر کا ثبوت ہے کہ گلاس تھرتھراتا ہے دیکھو یہہ گلاس ہے اور میں اسپر اسی طرح کرتا ہوں - دیکھا! پانی ہلتا ہے؟"

"او ہاں - یہہ تو بالضرور صاف معلوم ہوتا ہے"

"پس خاطر جمع رکھو کہ گلاس تھرتھراتا ہے اگرچہ تم اسکو دیکھ نہیں سکتے - جب سارنگی بجانیوالا سارنگی پر گز پھیرتا ہے تو تاریں فوراً تھرتھرانے لگ پڑتی ہیں اور جب بانسری بجانیوالا بانسری بجاتا ہے تو بانسری اور اسمیں کی ہوا تھرتھرانے لگ پڑتی ہے - اور جب تم اپنا کھوکھلا لٹو گھماتے ہو تو ہوا جو اس کے گرد ہوتی ہے اس سوراخ میں جاتی ہے جو اس کے پہلو پر ہے - اور اس کا سرا اور ہوا دونوں فوراً تھرتھرانے لگ پڑتے ہیں - وہ تھرتھراتی ہوئی ہوا تمہارے کانوں میں جا لگتی ہے اور لٹو کی آواز سنائی دیتی ہے"

"اچھا تو لٹو کے سرے اور ہوا کی تھرتھراہٹ ہی سے آواز ہوتی ہے؟"

"اسی طرح تو ہے - یا جیسا کہ مسٹر واہیٹ کہتے ہیں کہ اسکی سے آواز کا احساس پیدا ہوتا ہے - اچھا اب آخری بات یہہ باقی رہ گئی ہے کہ پتنگ ہوا میں کیوں اڑتی ہے - ؟"

"خوب! اب پتنگ کی باری آئی!"

"پتنگ کے ہوا میں اڑنے کا سبب یہہ ہے کہ وہ بہت ہلکی شے سے بنی ہوئی ہوتی ہے اور اُس کا رخ یا فراخ سمت ہمیشہ ہوا کی طرف ہوتا ہے اور ہوا اُسکو اوپر اٹھا دینے کے قابل ہے اگر اسکا کنارہ ہوا کی طرف کیا جاوے تو ہوا کو اُسپر لگنے کے لئے بہت جگہ ملیگی - اگر اس کے ساتھ دُم نہ لگی ہوئی ہوتی یہہ سیدھی کھڑی نہیں رہ سکتی بلکہ ادھر اُدھر مُڑ جاتی - اور اگر ڈور کٹ جاوے تو یہہ ہوا کے سامنے کھڑی نہیں رہ سکتی بلکہ نیچے آ پڑتی - لمبی ڈور اور پتنگ کی دُم ان دونوں سے پتنگ انکے درمیان خوب کھڑی رہتی ہے"

"مگر میرا ٹینس (Tennis) کا بلا کیوں نہیں اُڑتا؟"

"صرف اس لئے کہ وہ اپنی سطح کے لحاظ سے بہت بھاری ہے یقینی وہ ایک انگریزی سکہ پونس نہیں اُڑ سکتا اگرچہ وہ بڑی پتنگ کی نسبت دسواں حصہ بھی وزنی نہیں ہے - - اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ اُس کی سطح صرف ایک مربع انچہ ہے اور بہت سی ہوا اُسپر نہیں لگ سکتی جبکہ ایک پینی کے برابر وزن کے کاغذ کی سطح پانچسو مربع انچہ ہے اور اسپر بہت سی ہوا لگتی ہے"

"میں بخوبی اس بات کو دیکھتا ہوں - اور اب میں اسوقت کی نسبت جبکہ میں پہلے آیا تھا زیادہ تر دانا ہوں آپ کل رات پھر عمدہ موقع پر میری انتظاری کریں کیونکہ آگے کی بہ نسبت بہتر سوچنا سیکھنے چاہتا ہوں"

"میں اسوقت تیار ہونگا - اچھا سلام"

نواں باب

مسٹر ہنری میں اب پھر خاص وقت آ گیا ہوں - کیونکہ ابھی گھڑی نہیں بجی - واضح ہو کہ جارج مسٹر سوچنا سیکھنا چاہتا ہے جیسا کہ میں جب میں نے اس سے حلقہ اور لٹو اور گیند اور کھوکھلے گیند اور پتنگ کی بابت ذکر کیا تو وہ بڑا خوش ہوا"

"اچھا - چارلس جب تجھے خود سوچنا سیکھ لیا تو تم اسکو بھی سکھلا سکتے ہو - اور اس طرح سے تم زیادہ کامل ہو جاؤگے تمکو سوچنا سکھلانے کی مجھے خواہش اس لئے تھی کہ تم یتیم ہو اور جب میں نے تمہیں پہلی دفعہ دیکھا تو تم بڑے رنجیدہ خاطر نظر آئے تھے - مسٹر واہیٹ کہتے ہیں "انکا دوست بننا جنکا کوئی دوست نہیں ہے بہت ہی اعلی مقولہ ہے" تم اسوقت سے کہ جب پہلی دفعہ آئے تھے اب زیادہ خوش نظر آتے ہو سوچنا سیکھنے کا ایک بڑا فائدہ یہہ ہے کہ اس سے سوچنے کی محبت پیدا ہوتی ہے - جب تجھے غور کرنے سے ایکبات معلوم کرلی تو تم دوسری شے کو معلوم کرنے کے بھی مشتاق نظر آجاؤگے - آپنے بڑی صحت کے ساتھ مجھے بتلا دیا تھا کہ کسی شے پر سوچنے کے لئے کونسی بات ضروری ہے - پہلے یہہ کہ صفات پر سوچنا پھر اُس کے استعمال پر اور بعدہٗ اُس کے کاریگروں کی بابت مگر تم اشیاء کے خواص کو اپنے حواس خمسہ سے ہمیشہ دریافت نہیں کر سکتے"

"میں فوراً بتلا سکتا ہوں کہ فلاں شے سخت ہے یا نرم - وزنی ہے یا ہلکی"

مقبول شدہ دعائیں

یہہ اقرار اعلی فرض کی ادائیگی اور اس سے بےپروائی کرنیکی حس اور خصوصاً اس مشکل کا اقرار ہے جو اس فرض کی ادائیگی میں درپیش آتی ہے - وہ کہتا ہے "میں چالیس برس تک بلکہ اس سے کچھ اوپر زندہ رہا - اس اثنا میں میرا دل تو میرے ساتھ تھا تسپر بھی میرا دل اور میں آپس میں ایسے ناآشنا رہے اور ایسے ناواقف محض کہ گویا ہم ایک دوسرے کے نزدیک کبھی نہیں آئے - ہاں - میں اپنے دل کو نہیں جانتا - میں اپنے دلکو فراموش کر بیٹھا - افسوس! افسوس! کہ میں اپنے دل میں ایسا رنجیدہ ہوا کہ میرا بیچارہ دل اور میں خود ایک دوسرے سے ناآشنا رہے - ہم تو ایک آہنگ بھی نہ میں جا پڑے اور ہم نے اپنے وقت کو صرف خبروں ہی کے سننے اور سنانے میں صرف کر دیا - وہاں کیا ہوتا ہے؟ یہاں کیا

حال ہے؟ وغیرہ۔ مگر قابل تحقیق باتیں کیا ہیں؟ میرے دل کا کیا حال ہے؟ بڑے غور و فکر سے اِس کا موازنہ کرو کہ ہمنے اِس فرض کی ادائیگی میں کتنا وقت صرف کیا ہے اور کس قدر وقت دیگر کاموں میں خرچ ہوا ہے۔ اور ہمنے کس قدر گھنٹوں اور دنوں تک اپنے فرض کی ادائیگی میں مصروف کیا۔ کیا ہم اِس بات کو درست طور پر لکھ سکتے ہیں؟ یا جہاں کہیں اِس فرض سے بھرے ہوئے بچاس دل ہو دیں تو کیا ہم انہیں سے دس یا بیس پا سکتے ہیں؟ افسوس ہے کہ ہم دن ہفتے سال نوگناہ اور بطالت اور دنیاوی معاملات میں گذار دیتے ہیں مگر اپنے دلوں کی بابت اپنے دلوں کے ساتھ گفتگو کر نہیں ایک منٹ بھی نہیں دیتے!

اگر ہماری زندگی میں کوئی نادرست بات ہو تو آؤ ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ اُس کو ہمپر ظاہر کر دے۔ کیا ہم بے وقوف تھے؟ کیا ہم خدا کی تعظیم کی بہ نسبت اپنی ہی شہرت کے لئے غیر تمند رہے ہیں؟ ایلیاہ تو یہہ خیال کرتا تھا کہ میں خدا کی عزت و حرمت کے لئے غیرتمند ہوا مگر صاف ظاہر ہو گیا کہ ہر بات میں وہ اپنی ہی توقیر کا خیال رکھتا تھا یعنی اسکی تہ میں انانیت بستی تھی۔ میرے خیالمیں یسوع مسیح نے جو عیب اپنے شاگردوں کے درمیان پکڑا یہی تھا۔ انہیں ہمیشہ یہی جھگڑا رہتا تھا کہ ہم میں سب سے بڑا کون ہے اور اپنے آپ کو نہایت حلیم اور سب سے ادنیٰ بنانے کا خیال اُنہیں نہ تھا۔

اِس کے ثبوت میں مرقوم ہے "کہ وہ کفرناحوم میں آیا اور جب گھر میں تھا تو اُس نے اُن سے پوچھا کہ تم رستہ میں کیا بحث کرتے جارہے تھے؟ مگر وہ خاموش ہو گئے کیونکہ وہ راستہ میں بحث کر رہے تھے کہ ہم میں سے بڑا کون ہے۔ اور وہ بیٹھ گیا اور بارہوں کو اپنے پاس بلایا اور انہیں کہا۔ جو شخص پہلا ہونا چاہتا ہے وہ سب سے آخر کا ہوگا۔ اور سبھوں کا خادم بنے گا۔ اور اُس نے اُن کے درمیان ایک بچے کو کھڑا کیا اور جب اُس نے اُسے اپنی گود میں لیا تو اُن کو کہا۔ جو کوئی ایسے بچوں میں سے ایک کو میرے نام سے قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کریگا وہ مجھکو قبول نہیں کرتا بلکہ اُسکو جس نے مجھے بھیجا ہے"۔

بعد ازاں فوراً زبدی کے بیٹے یعقوب اور یوحنا اس کے پاس آئے اور کہا۔ اے اُستاد ہم چاہتے ہیں جو کچھ ہم تجھ سے مانگیں تو ہمارے واسطے کر۔ اور اُس نے اُنسے کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے واسطے کروں؟ اُنہوں نے کہا۔ یہہ بخش کہ تیرے جلال میں ہم میں سے ایک تیرے دہنے اور ایک تیرے بائیں بیٹھے۔ مگر یسوع نے اُن سے کہا۔ تم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ کیا تم وہ پیالہ جو میں پینے کو ہوں پی سکتے ہو اور وہ بپتسمہ جو میں پانے کو ہوں پا سکتے ہو؟ انہوں نے اس سے کہا۔ ہم پا سکتے ہیں۔ یسوع نے اُن سے کہا۔ سچ سچ جو پیالہ میں پیتا ہوں تم پیوگے اور جو بپتسمہ میں پاتا ہوں تم پاؤگے مگر میرے دہنے یا بائیں کسی کو بٹھانے دینا میرا کام نہیں ہے۔ مگر یہہ انکو دیا جائیگا جنکے لئے یہہ تیار کیا گیا ہے۔ اور جب دسوں نے سنا تو وہ یعقوب اور یوحنا سے بڑے ناراض ہونے لگے۔ مگر یسوع نے انہیں بلا کر کہا۔ تم جانتے ہو کہ حاکم غیر قوموں پر حکومت کرتے ہیں وہ اُنپر اختیار جتاتے ہیں اور اُن کے اختیار والے انپر اختیار رکھتے ہیں۔ مگر تمہارے درمیان ایسا نہو۔ لیکن جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا نوکر ہو۔ اور جو تم میں سب سے بڑا ہو تمہارا خادم ہو کیونکہ ابن آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتوں کے فدیہ کے لئے دے"۔

دنیا میں سب سے بڑا کتب خانہ پیرس کا ہے

جسمیں بیس لاکھ مطبوعہ کتابیں ہیں اور دو لاکھ قلمی ہیں دوسرے نمبر پر لنڈن کی لائبریری ہے جسمیں دس لاکھ مجلد کتابیں ہیں۔ تیسرے درجہ پر آستانہ علیہ کا کتب خانہ ہے جسمیں ایک لاکھ بیس ہزار کتابیں ہیں اور کسی کتاب کا نمونہ نا مکمل نہیں ہے۔ انمیں قلمی کتابیں زیادہ ہیں۔

مُراسلات

پالم پور میں آریہ شُدھی

آریہ اخبارات خصوصاً اخبار ہتکاری نے اِس بات پر شور مچا رکھا ہے۔ کہ پالم پور میں ایک عیسائی خاندان شدھ کر کے آریا سماجک بنایا گیا۔ چنانچہ ۷ اکتوبر کے پرچہ ہتکاری میں بعنوان پہاڑ میں شُدھی ایک نوٹ شائع ہوا۔ اور ۱۴ اکتوبر کے اسی پرچہ اخبار میں بعنوان پرچار کا پھل شائع ہوا ہے۔

پہلے نمبر میں ایک بات یہہ ہو کہ بعد شُدھی کے ایک شخص کی اُسی ویدک ریتی سے شادی کی گئی۔ دوسرے نمبر میں یوں تحریر ہے کہ سالانہ اُتسو کے پرچار کا پھل یہہ نکلا کہ ایک چار اشخاص کا معزز خاندان جو عرصہ سے راجپوت سے عیسائی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ شدھ کیا۔ وہ لوگ زمیندار تھے اُن میں سے ایک کا نام سلیمان تھا۔ جسکا اب بشپال رکھا گیا۔ اور ایک اُسکی عورت ایک سالی۔ ایک ساس اور ایک سُسر ہے"۔

آریوں کی تمام تحریروں کا لب لباب یہی ہے۔ اب میں اِس شدھی کی ساری حقیقت آپ کو سُناتا ہوں ایک شخص سلیمان نامی لاہور میں جلد سازی کرتا تھا۔ کسی مشنری صاحب کی مہربانی سے (چونکہ وہ کچھ حرف شناس تھا) ایک چھوٹے درجہ کا مناد جسکو ریڈر کہتے ہیں مقرر کیا گیا اور سدھ پور میں جو عیسائی گاؤں ہے۔ بھیجا گیا۔ یہہ گاؤں پالم پور کے قریب ہے۔ چونکہ اِس شخص کا چلن صاف نہ تھا کلیسیا سے خارج کیا گیا۔ قریب دو برس سے یہہ شخص کلیسیا سے خارج تھا۔ سبب یہہ کہ یہہ شخص شادی شدہ ہے اس کی بیوی لاہور میں موجود ہے۔ اِسی گاؤں میں ایک عیسائی لڑکی سے شادی کیا چاہتا تھا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اِسی جگہ ایک اور عیسائی خاندان ہے۔ جو پہلے

گوسائیں تھے۔ لیکن جی ہوئے۔ اِس سلیمان نے انکو اپنی چالبازیوں سے ایسا اڈے چڑھایا۔ کہ اُسکی جوان لڑکی کو جورو بنانے کی تجویز کی۔ مگر مسیحیوں میں ایسی بات کیونکر ہو سکتی جبکہ اُس کی بیوی موجود ہے۔ اُسکی بیوی اسکی ایسی روش دیکھکر لاہور چلی گئی۔ اب تک وہاں موجود ہے۔ اُس کی ایسی گندی روش دیکھکر مسیحیوں نے اُس سے بالکل قطع تعلق کیا۔ گویا وہ عرصہ سے مسیحی نہ تھا۔ اب آریوں کو یہہ شکار مل گیا۔ مگر آریا ہونے سے ایک ہفتہ پیشتر بھی سلیمان پادری رولنڈ صاحب مشنری کانگڑہ کو ملا۔ اور عرض کی۔ کہ میں بہت تنگ ہوں۔ میری مدد کرو۔ ورنہ میں آریا ہو جاؤنگا۔ صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ مدد کرنا تو اچھی بات ہے۔ مگر ایسی دھمکی سے مدد حاصل کرنا فضول ہے جو تمہارا جی چاہتا ہے بن جاؤ۔ لاچار آریوں کی طرف رخ کیا۔ جبدن دھرم سالہ کے آریا پالم پور میں اُسکو شدھ کرنے گئے ہیں میں دھرسالہ میں موجود تھا۔ میرے ایک آریا دوست نے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔ سلیمان کو شدھ کرنے چلے ہیں تم بھی دیکھو۔ میں نے کہا کہ جائیے۔ اگر کوئی عیسائی ہوتا۔ تو اُس کے سمجھانے کو میں ضرور جاتا مگر وہ تو دو برس سے مسیحیوں سے خارج ہے۔ وہ گئے اور اُس شخص کو معہ اُس گوسائیں کے آریا بنا لیا۔ اور اُسکی لڑکی سے سلیمان کی شادی کر دی۔ جسکو ہتکاری کا نامہ نگار سلیمان کی عورت کہتا ہے۔ ایک ناجائز تعلق کی وجہ سے یہہ ساری شدھی ہوئی ہے۔ اِسمیں جھوٹ دیکھئے کہانتک ہے۔ ۱۴ اکتوبر کے پرچہ میں کہتا ہے کہ عیسائی لوگ بھی مخالفت کر رہے ہیں۔ اب مخالفت کرنے والا اُس جگہ یا تو میں تھا۔ یا پادری رولنڈ صاحب۔ مگر ہم نے اسکی مطلقاً پرواہ بھی نہیں کی۔ پادری صاحب ممدوح کو تو کوئی آریا ملا بھی نہیں۔ اور میں نے نہیں صاف کہا۔ کہ وہ مدت سے تمہارا مال ہے لیجاؤ۔

پھر وہ کہتے ہیں کہ وہ راجپوت تھے۔ سلیمان تو راجپوت ایسا ہی ہے جیسے یہہ مثل مشہور ہے۔

سال اول شیخ بودم سال دویم میرجی
غلہ چوں ارزاں شود امسال سید میشوم

دوسرے گوسائیں ایک سادھوؤں کا فرقہ ہے جس میں ہر قسم کے لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔ یہہ ٹھیک پتہ نہیں کہ کس قسم سے ہیں۔ بالفرض راجپوت سہی تو کیا

گر بعد فقر پھر سنگ دنیا ہوا فقیر
کمبخت پاک ہوکے پلیدوں میں ملگیا

تیسری بات زمینداری۔ سلیمان کی زمینداری تو میں نے بتا دی۔ وہ تو یہاں کا ہے نہیں۔ ایک غیر جنس ہے باقی گوسائیں صاحب کے پاس غالباً دو چار کنالیں زمین ضرور ہے۔ گذارہ جسطرح ایسے لوگوں کا ہوتا ہے ویسے اِس کا ہو۔

چوتھی بات۔ کہ یہہ آریوں کے سالانہ اُتسو کا پھل ہے ان آریوں کے تمام جلسوں میں جو گھاس پارٹی اور ماس پارٹی کے ہوتے رہے۔ میں موجود تھا۔ ان میں سے کوئی شخص وہاں حاضر نہ تھا۔ آریوں کے پرچار کا پھل کیسے ہو گیا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ جھوٹ بولتے شرم بھی نہیں آئی۔

پانچویں بات۔ ہردوار کے آریا اخبار میں تو اِس کا بڑا لمبا چوڑا حال لکھا جا رہا ہے۔ گویا یہہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ بڑی تحقیق اور تدقیق کے بعد سلیمان آریا بنا ہے۔ اگر ہمارے ناظرین سے کوئی صاحب اِس شخص کو ایک نظر دیکھ لے۔ تو اُس کی لیاقت وعلمیت کا فیصلہ معاً کر لیگا۔

صورت بہ بین حالش مپرس

چھٹی بات۔ ایک معزز خاندان۔ یہہ آریا اخبار ذرا معزز کی تعریف بھی کر دیتے۔ تو خوب ہوتا۔ اگر معزز ہونے کے واسطے یہی شرائط ہیں۔ جو کہ سلیمان نے ظاہر کیں۔ کہ ایک دوسرے شادی کرنے کی غرض سے اپنی پہلی بیوی کو چھوڑ دیا۔ تو خیر صاحب یہہ اعزاز آریا سماج کے نصیب ہو۔ مسیحی اِس اعزاز سے محروم ہی بہتر ہیں۔

ساتویں بات۔ آریا پرچارک کا پھل تو یہہ ہونا چاہئے تھا کہ میری طرف آپکی توجہ ہوتی۔ مگر مجھ سے تو آپ لڑتے رہے۔ یہانتک کہ تمام دھرم سالہ میں اِس بات کا شور ہو گیا۔ کہ آریہ میرے سوالوں کا جواب نہیں دے سکے۔ نہ صرف ہندو مسلمان یہہ بات کہتے تھے۔ بلکہ آریا بھی چلا اٹھے تھے۔ کہ پنڈت نے جواب نہیں دیا اِدھر اُدھر کی باتوں میں ٹالنا چاہا۔ آپ تو مرد میدان ہوکر شیر کی طرح شکار نہیں کرتے۔ مگر لکڑ بگڑ کی طرح جو مرا مرایا مل گیا۔ زہر مار کر لیا۔

آٹھویں بات۔ اب ذرا اِس تعلق کو بھی دیکھئے ۷ اکتوبر کے پرچہ میں تو لکھا ہے کہ آریا بنانے کے بعد سلیمان کی شادی آریا پتی سے کی گئی۔ مگر ۱۴ اکتوبر کے پرچہ میں یوں تحریر ہے کہ "سلیمان اور اُسکی عورت"۔ جب شادی نہ تھی۔ تو عورت کہاں سے ہو گئی۔ کیا جورو خاوند کا تعلق شادی سے پیشتر ہی تھا۔ جورو تو آریہ ہونے کے بعد ہوئی۔ آپ اُسکو پہلے ہی جورو بنائے دیتے ہیں یہہ تعلق نیوگ والے ہی سمجھتے ہونگے۔

اِس واقعہ کے ڈیڑھ مہینہ بعد پادری پارسناتھ سدھ پور میں گئے۔ وہ اِس بات کا ذکر تک بھی نہیں کرتے۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیحیوں نے اِس کا نوٹس بھی نہیں لیا۔

اے میرے عزیز آریا بھائیو۔ ہوش کی دوا کرو۔ کیا مذہبی صداقت یہی ہے۔ جو آپ کر رہے ہیں۔ ہر بات کا بتنگڑ بنانا۔ اور جھوٹ کا سچ کر دکھانا۔ خواہ مخواہ پبلک کو دھوکا دینا۔ گڑگل کا معاملہ کیا ہے۔ لالہ منشی رام کا استعفا کیا ہے۔ یہی باتیں صاف ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ مذہب سے واسطے نہیں۔ صرف پولیٹکل جماعت ہے۔ جو اپنی قوت دوسروں کے مقابلہ میں ہر طرح بڑھانا چاہتی ہے۔ خدا ہی آپ کو ہدایت کرے۔

راقم
نامہ نگار





اصطباغ

جناب اڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ اُمید ہو کہ مضمون ذیل کو نورافشاں میں جگہ دیکر کمترین کو مرہون منت فرماوینگے بروز اتوار یعنی ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو کانپور کرائیسٹ چرچ میں یہہ چند نمازیں نہایت رونق کے ساتھ ادا کی گئیں۔ اوّل ایک کمسن لڑکی۔ کی تندرستی کی نماز شکریہ ادا کی گئی۔ یہہ لڑکی مدت مدید سے ایک ایسے مہلک مرض میں گرفتار تھی کہ کسی کو اس کی حیات کی توقع نہ تھی اس کے والدین کے بشرہ پر یاس کے آثار نمودار تھے۔ مگر خدا کے فضل وکرم سے قضیہ برعکس ہوا۔ اب وہ بالکل تندرست ہے ؛

دوم حادثوں سے محفوظ رہنے کی نماز شکریہ پڑھی گئی کہ خدا کا لاانتہٰی شکر ہے کہ اس وقت تک ہم سب خیریت سے بقید حیات ہیں اور اُمید ہے کہ ہر وقت اُسکے پرور نگے وحفاظت میں محفوظ ومامون رہینگے ؛

سوم فصل کی نماز شکریہ ادا کی گئی اور جناب پادری لیسلی صاحب نے دلکش دموثر وعظ اسی مضمون پر کیے جس کے سماعت سے وہ اشخاص جنکے دل سخت کالجر تھے موم کی طرح نرم ہو کے خدا کے سامنے رو رو کے گھٹنے ٹیکتے تھے ؛

اور سب سے زیادہ فرحت ونشاط جو ہمکو اسوقت حاصل ہوئی اُسکی کیفیت کا بیان قلم بے زبان کے احاطۂ تحریر سے باہر ہے کہ اسی اتوار میں کئی معزز غیر قوموں کے روبرو (یعنی کانپور کے سب جج اور اسمال کاز کورٹ کے جج صاحب) ایک پورے خاندان کا بپتسمہ جناب پادری لیسلی صاحب کے ہاتھ سے ہوا اور ایک شخص مسمی فضل حسین جو اب فضل مسیح کے لقب سے ملقب ہے جو کہ پولیس میں ملازم تھے بپتسمہ کے ذریعہ سے پاک کلیسیا میں شامل ہوئے نامبردہ غالباً چہار سال سے متلاشی رہ چکے ہیں اور کئی ایک پادری صاحبان سے تحقیق کا اتفاق ہوا ہے خصوصاً جناب لارڈ بشپ لفرائی صاحب سے انکی خوب ملاقات ہے اور جناب سے بھی دین حق کی بابت بہت کچھ دریافت کیا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ جناب پادری لیسلی صاحب کے پرزور دلائل سے دین حق کی صداقت انپر ظاہر ہوئی حتی کہ اس مقدس مذہب کو قبول کئے بغیر نہ رہ سکے اور آخر الامر انکا بپتسمہ ہوا بپتسمہ میں دہرم باپ جناب بشپ صاحب مقرر تھے مگر چونکہ جناب کسی مصلحت سے حاضر نہ ہو سکے لہٰذا انکا قائم مقام اور شخص مقرر ہوا اور گواہوں میں جناب احمد شاہ صاحب اور یہہ کمترین مقرر ہو کے حاضر تھے ؛

اب ناظرین سے یہہ التجا ہے کہ ہمیشہ ان نومریدوں کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں فقط والسلام ؛

الراقم

سولوی حکیم حاجی سلطان محمد ہیڈ مولوی ہائی اسکول ایس۔ پی۔ جی۔ مشن کانپور

شاعری کی مٹی پلید اور فارسی کا ستیاناس

اخبار نور افشاں۔ ۱۱ نومبر سنہ رواں صث پر ایک فارسی غزل شاعری اور فارسی کا خون کرنیکو شائع ہوئی ہے مصرع اول۔ حالم باعیسیٰ بہر خدا است صبا بگو ایں مصرع میں سقط ہے ؛

مصرع دوم۔ بر من گذشت ہرچہ از ابن خدا بگو۔ اردو محاورہ پر فارسی کو گرہ لگائی گئی ہے مثلاً از لاہور مطلب لاہور سے یعنی از جانب لاہور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن خدا کو کہو بلکہ ابن خدا کی طرف سے کسی اور کو کہو۔

مشتے نمونہ از خروارے پر اکتفا کر کے ملتمس ہوں کہ بقول شخصے۔ دوست آن باشد در معایب دوست ہمچو آئینہ روبرو گوید۔ نہ کہ چون باہزار زبان پس سر رفتہ سو ہمو گوید ؛

آحقر کچھ بیمار ہے ورنہ زیادہ دکھلاتا ؛

الراقم

ملک روشن خان خادم انجیل از جنڈیالہ ضلع امرتسر

بشارت کا کام

جتنے پیشہ اور جائز حرفہ دنیا میں لوگ کر رہے ہیں اُنپر تھوڑی سی غور اور توجہ مبذول کرنے سے ای ناظرین آپکو بآسانی معلوم اور ہویدا ہو جاویگا کہ اُن کے اہل کی غرض گو کیسی ہی کیوں نہ ہو پر اُنکے کاموں کے فواید کی غرض اور غایت خالق الملک کے انتظام سے ایسی ہے کہ سب کے سب باہمی ایک دوسرے کی خدمت کر رہے ہیں۔ بادشاہ سے لے کر جو تخت پر بیٹھا ہے ادنی سے ادنی کسان تک کوئی بھی ایسی قدرتی کارروائی کے تعلق سے بری نہیں ہے۔ پر غالباً بشارت کے کام کی مانند کوئی کام دنیا میں ایسا مفید نہ ہوگا جو اِس کے فواید اور غایت کی برابری کر سکے کیونکہ جو کام کوئی کرتا ہے اُس سے اہل حرفہ یا اہل علم کو خود اور جو اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں صرف جسمانی اور دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ پر دینی ہادی علاوہ ان کے روحانی فائدے اپنی عاقبت کے لئے اور دوسروں کے واسطے حاصل کرتا اور پہنچاتا ہے۔ اسموقع پر مختصراً یہہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اِس دنیا کی اُس کارروائی پر جو اہالیان حرفہ اور پیشوں کے طرح طرح کے جائز کاموں پر نظر کرنے سے باہمی خدمت کی غایت پیدا ہوتی ہے اور جیسے اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ خالق الملک کا انتظام ہی ایسا ہے کہ ہم اعلیٰ سے ادنیٰ تک ایک دوسرے کو فائدہ پہنچا رہے ہیں گویا کہ مصرعہ بنی آدم اعضائے یک دیگرند کی مثال صادق آ رہی ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان کے ایک مشہور ہادی نے بنی آدم کے باہمی فواید پہنچانے کے خیال کو نروان میں ڈال دیا ہے۔ یہی باعث ہے کہ ہمارے

ہندوستانی بھائی دین دھرم کی باتوں میں تو لکیر کے فقیر اور دنیاوی اور ملکی باتوں میں ذلیل اور حقیر ہو رہے ہیں۔ افسوس کہ بعضے مسیحی بھائیوں میں بھی فقیر بنکر بشارت کا کام کرنے کا خیال پورانے بھوت کی طرح بھیانک شکل آ دکھایا کرتا ہے۔ ہاتھ پہ ہاتھ دھر کر دوسروں کی کمائی کی امید پر منتظر بیٹھنے والا فقیر نہیں ہے بلکہ لالچی ہے اور ہاتھ و پاؤں سلامت رکھتے ہوئے کام چور خدا کا بھی بڑا ناشکر گذار ہے گویا کہ زبان حال سے یہہ ظاہر کر رہا ہے کہ گو اُس کے ہاتھ پاؤں سلامت تو ہیں مگر وہ اِس نعمت عظمیٰ کا انکاری ہو گیا ہے یا یوں کہو کہ نروان کے ملکی خیال نے اُس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے ہیں۔ ایسے آدمی کے دنیا میں رہنے سے کیا فائدہ؟ بے شک کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھیگا اور دوسرے سے محبت۔ یا ایک سے ملا رہیگا اور دوسرے کو ناچیز جانیگا تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے" ضرور جو کوئی جسکی خدمت اپنے اوپر اُٹھا لیتا ہے اُس کے اسباب معاش کا ذمہ دار اُس کا آقا ہو جاتا ہے۔ کیا تم نے فیصلہ کر کے اپنے آپ کو بشارت کے کام کے واسطے خدا کے حوالے کیا ہے؟ کیونکہ بعض مناد وں کو یہہ کہتے ہوئے دیکھا گیا ہے کہ ہم تو مشن کے کام سے تنگ آ گئے ارادہ ہی کہ فلاں حرفت اور پیشہ کی دوکان نکالینگے یا کھیتی باڑی وغیرہ کرینگے۔ کیا خدا تمہارے اِس ارادہ سے واقف نہیں ہے؟ ایسے بھائی کے لئے اچھی صلاح یہہ ہے کہ دو فکروں میں نہ لٹکا رہے اور ڈوبتی ہوئی کشتی کی طرح نہ ڈگمگائے بلکہ ایک کام کو اختیار کرے اور خدا سے مدد مانگے اور برکت چاہنے سے باز نہ رہے۔" ہر ایک تم میں سے اچھے پیشے اختیار کرے" اور جو بشارت کے کام کا ارادہ ہو تو "پس اے میرے فرزند تو اُس فضل سے جو مسیح یسوع میں ہے مضبوط بن" کھانے پینے کی ساری فکر خداوند پر ڈال دے اسکو تیری فکر ہے اور مضبوط الٰہی وعدہ ہے کیا تم نہیں جانتے کہ جو مقدس چیزوں کی خدمت کرتے ہیں وہ ہیکل سے کھاتے ہیں؟ اور جو قربانگاہ کے خدمت گذار ہیں وہ قربانگاہ کا حصہ پاتے ہیں؟ اِسی طرح خداوند نے بھی مقرر کیا ہے کہ انجیل سنانے والے انجیل کے وسیلے سے گذارہ کریں" پس اگر ہمارے پاس کھانے پہننے کو ہے تو اُسی پر قناعت کریں"

باقی آیندہ

راقم

میر عالم از بٹالہ

کرسچن اینڈیور

دسمبر ۱۹- یہہ تاریک دنیا یسعیاہ ۶۰: ۲-۹-
" ۲۰- ایک ستارہ چمکنے لگا گنتی ۲۴: ۱۵-۱۷-
" ۲۱- سورج طلوع ہوا- ملاکی ۴: ۱-۶-
" ۲۲- پوہ پھٹی لوقا ۲: ۲۷-۳۲-
" ۲۳- نور دیکھا گیا یوحنا ۳: ۱۶-۲۱-
" ۲۴- نور کے فرزند یوحنا ۱۲: ۳۴-۳۶- کرسچن اینڈیور کے سب ممبروں کو بڑا دن مبارک ہو۔
دسمبر ۲۵- انوار دنیا کا نور یسعیاہ ۹: ۲-۷

افسوس ہے کہ ایسے بھاری موقع پر بہت سی سوسائیٹیوں کے ممبر اپنے اپنے گھر یا دوستوں کے گھر جانے کی وجہ سے مجلس میں آنے سے محروم رہینگے۔ لیکن تاہم چاہیے کہ ہر ممبر اِس ضروری مضمون پر غور کرے۔ بڑے دن کو کیوں بڑا کہتے ہیں۔ تمہارے واسطے اِسکی صرف یہی بڑائی ہے کہ دوستوں سے ملاقات کرنے اور خوشی منانے کا دن ہے۔ یا اِس سے بڑھکر اور بھی کچھ بڑائی ہے۔ ہاں بیشک خوشی مناؤ۔ اور دوستوں سے ملو۔ پر آج کی خوشی کے اصلی سبب کو فراموش نہ کرو۔ خدا کی پہلی بخشش نور تھی۔ اِسکی آخری اور سب سے اعلیٰ بخشش حقیقی نور ہے۔ یہہ خدا کی بیش قیمت بخشش ہے۔ مسیح تو دنیا کا نور ضرور ہے۔ پر کیا وہ تمہارے دل کا بھی نور ہے۔ کیا تمہارا دل روشن ہو گیا ہے۔ کرسچن اینڈیور کے ہر ممبر کی بابت خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اُس نے مسیح کے نور کو قبول کیا ہے۔ یعنی از سر نو پیدا ہوا ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ کسی غلطی سے ایسے شخص شامل کئے گئے ہوں۔ جو مسیح کے حقیقی فرزند نہوں لہٰذا تمہیں سوچنا چاہیے۔ بڑے دن کے مضمون کو پڑھکر کہ تمہارا اصلی حال کیا ہے اور ۱۹۰۴ کے بڑے دن کے گذرنے سے پیشتر مسیح کو قبول کرو۔ اور اپنی تمام زندگی اُس کے سپرد کرو۔ تاکہ تمہارا دل منور کیا جائے۔ اگر خاص بڑے دن کو مجلس نہ کر سکو تو کوشش کرو کہ کسی اور دن کو ہو جائے اور خاصکر اِس امر کو سوچو کہ مسیح کے پیدا ہونے سے تم کو نہ کہ کسی اور کو کیا فائدے حاصل ہوئے ہیں۔ اور یہہ بھی کہ آیندہ کن کن فائدوں کی امید رکھتے ہو؟

کلام اللہ کی تلاوت

گذشتہ ہفتے میں نے اِن نصیحتوں کا جو کلام اللہ کے پڑھنے کے عہد نامے پر لکھی ہوئی ہیں۔ بیان کیا ہے۔ اور جو دعا مانگنے کے بارے میں دیگی تھیں درج بھی کی تھیں۔ اِن کے علاوہ کلام اللہ کی تلاوت کے چند قانون ہیں جنکو میں یہاں نقل کرتا ہوں:-

(۱) ضرورت ہے۔ کہ شاگرد کی نئی پیدائش ہو چکی ہو۔
(۲) شاگرد کے دل میں بائیبل سے ایک خاص محبت ہونی چاہیے۔
(۳) اِس کے دل میں مشکل کام کرنے کا شوق ہونا چاہیے۔
(۴) اِس کی مرضی کلیہ طور پر خدا کے حوالے ہونی چاہیے۔
(۵) چاہیے کہ جونہی شاگرد بائیبل کی تعلیم سے واقف ہو۔ فوراً اسکی تابعداری کرے۔
(۶) شاگرد کا دل بچہ کا سا ہونا چاہیے۔
(۷) شاگرد کو چاہیے کہ بائیبل کا خدا کا کلام سمجھ کر مطالعہ کرے
(۸) چاہیے کہ بائیبل کو دعا کر کے پڑھے۔

ایک مکتب بھی جاری تھا اب وہ گھاس بازار میں موجود ہے باوجود ایسے بیٹنے مباحثہ مذہبی کو بھی فرو نہیں رکھا بلکہ ہمیشہ اور ہر وقت پادری صاحبان سے مباحثہ جاری رہا کرتا تھا اور کئی ایک پادری صاحبان سے میرا تحریری مباحثہ بھی ہو چکا ہے غرض کہ دن و رات یہی شغل تھا اور مباحثہ دینی کے بغیر مجھے چین نہیں آتا تھا چنانچہ میرے اس احوال سے میرے دوست مولوی علیخان صاحب و حافظ نادر حسین صاحب و حاجی جی صاحب و مرزا محمد بیگ صاحب وغیرہ وغیرہ احباب خوب واقف ہیں یہاں تک کہ مولانا مولوی غلام نبی صاحب امرتسری نے جو میرے بہت دوست ہیں ایک کتاب بنام تحقیق الاسلام فارسی ترجمہ کرنے کے لئے روانہ فرمائی تھی اور اس حقیر کو واعظ رد نصاریٰ خطاب بھی عنایت فرمایا تھا اس مدت میں اگرچہ میں نے انجیل شریف کو بھی دن و رات مطالعہ کرنے کے لئے مخصوص رکھا تھا مگر محض بنظر تعصب اور اس لحاظ سے کہ اگر مجھے ایسے کوئی آیت ملے جس سے میں پادریوں کو الزام دیکوں اور میری حجت اُن پر تمام ہو سکتی غرض اکبر علی خان صاحب کے مکان پر ایسا ایک جلسہ قائم کیا گیا جس میں کہ ہم آپس میں دینی مسائل کی تحقیق کریں اور اس مجلس کا صدر یہی حقیر تھا چنانچہ ایسا اتفاق ہوا کہ منصور مسیح صاحب کی ٹیکٹ الیس پی جی مشن بمبئی سے۔ در بارہ نجات اہل اسلام مباحثہ مقرر ہو گیا مطلب آنکہ اکیس رات علی سبیل تواتر مباحثہ کا بازار گرم رہا۔ اسی اثنا میں رسالہ الحق کی جلد بابت ۱۹۰۵ء سے جوزف صاحب کے ذریعہ سے مجھے ملی جبکہ میں نے اسکو نظر تحقیق سے دیکھا تو اس کا اثر مجھ پر یہاں تک ہو گیا کہ فی الفور میں نے اس کو سالانہ طور پر منگوایا اور ہمیشہ اس کو دیکھا کرتا تھا چنانچہ اس میں بھی میرا ایک مضمون بخلاف مولوی حسام الدین صاحب ایڈیٹر کشف الحقائق در بارہ گناہ شائع ہو چکا ہے لیکن منصور مسیح صاحب کے سوال در بارہ نجات کے اور دوسرے الحق کے رسالجات نے مجھے اسبات پر آمادہ کیا کہ اب قرآن شریف کو بھی غور سے دیکھنا چاہئے قرآن کو کھولنے کے ساتھ اس آیت پر نظر پڑگئی ومن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ۔ جبکہ خوب میں نے اس آیت کے مضمون

١ - بقر	١٥/١٢٣	واتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفسٍ شیئاً ولا یُقبل منھا عدل ولا تنفعھا شفاعۃٌ ولا ھم ینصرون ط
٢ - بقر	٣٢/٢٥٤	یاایھا الذین امنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃٌ ولا شفاعۃٌ والکافرون ھم الظالمون۔
١٦ - طٰہٰ	٦	یومئذٍ لا تنفع الشفاعۃُ الا من اذن لہ الرحمٰن ورضی لہ قولاً۔
٢٢ - سبا	٣/٢٣	لا تنفع الشفاعۃُ عندہ الا لمن اذن لہ۔
١٦ - مریم	٧/٨٧	لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمٰن عھداً۔
٢٥ - زخرف	٧/٨٦	ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شھد بالحق وھم یعلمون
٢٣ - یٰس	٢/٢٣	اتخذ من دونہ الھۃ ان یردن الرحمٰن بضرٍ لا تغن عنی شفاعتھم شیئاً ولا ینقذون۔
٢٧ - نجم	٢/٢٦	وکم من ملکٍ فی السموات لا تغنی شفاعتھم شیئاً الا من بعد ان یاذن اللہ لمن یشاء ویرضیٰ ؛

آیات مذکور الصدر کے مطالعہ کرنے سے ہر ایک شخص جو کہ فی الحقیقت متلاشی حق ہے دریافت کر سکتا ہے کہ فی البدیہہ محمد صاحب از روئے قرآن شریف کسی گنہگار کی شفاعت نہیں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ فی الواقع اگر محمد صاحب شفیع المحشر اور صاحب لوا الحمد ہوتے۔ تو نا ممکن تھا کہ قرآن شریف میں ایک آدھ جگہ میں بھی اس کا ذکر نہ ہوتا۔ ہاں اگر محمد صاحب سچ مچ شفیع ہوتے تو ضرور اس بات کا ذکر قرآن شریف میں پایا جاتا۔ پس چونکہ محمد صاحب نے کہیں نجات دہی کا ذکر یا دعویٰ نہیں کیا ہے ثابت ہوا کہ محمد صاحب قیامت میں نجات نہیں دے سکتے ہیں ؛

اب اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ محمد صاحب نے نجات کے لئے کونسا طریق بتایا ہے اور قرآن میں اس

کی بابت کیا ذکر ہے ؛

نجاتِ اہلِ اسلام کا طریقہ قرآن میں نجات کا کوئی طریقہ نہیں ہے سوائی نجات بالاعمال لہٰذا میں نے اِس بے ثمر مذہب کو ترک کرکے اِس مقدس مذہب عیسوی کو قبول کیا۔ کیونکہ اِس مقدس مذہب نے نہ صرف اعمال ہی پر نجات کا دار و مدار رکھا ہے بلکہ اس مقدس لہو پر جو کہ ہمنوں کے گناہ کے لئے بہایا گیا جو کہ عین عدل و رحمت ایزدی ہے کما ستذکرہ انشاء اللہ تعالےٰ ؛

اب میں ناظرین کے لئے قرآن شریف کی اُن آیات کو پیش کرونگا جو کہ نجات بالاعمال پر دلالت کرتی ہیں ؛

(۱) یاایہا الذین امنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی یوم لابیع فیہ ولاخلۃ ولاشفاعۃ ۔ یعنی اے ایمان والو ہمارے دئے ہوئے میں سے خرچ کرلو اس سے پہلے کہ وہ دن آموجود ہو جسمیں نہ فروخت ہوگی اور نہ شفارش ؛

اِس آیت میں نجات کا باعث خیرات یا صدقہ کو ٹھہرایا ہے حالانکہ ہم خوب جانتے ہیں کہ خیرات وغیرہ میں یہہ قوت نہیں ہے کہ ہمارے گناہوں کو رفع کرے ۔ ورنہ ہندو اور اہل چین جو کہ محمدیوں کے نزدیک بالاتفاق کافر ہیں لازم ہے کہ نجات کے وارث بنجاویں حالانکہ یہہ خلاف مازعم ہے ؛

(۲) لہا ماکسبت وعلیہا مااکتسبت ۔ جس نے اچھے کام کئے تو اُس کا نفع اُسی کے لئے ہے اور جس نے برے کام کئے اُس کا وبال اُسی پر ہے ؛

اب دیکھئے کہ یہاں فقط اکتساب ہی پر نجات و خسران کا دار و مدار رکھا گیا ہے حالانکہ صاحب بصیرت جانتا ہے کہ کوئی شخص کا کسب بلا قصور کے نہیں ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا ہے

(۳) یوم ینظر المرء ماقدمت یداہ ۔ آدمی اِن اعمال کو دیکھیگا جو اُس کے ہاتھوں نے بھیجے ہیں یہاں

پر بھی اعمال ہی کا چرچہ ہے اور بس ۔

(۴) فاما من ثقلت موازینہ فہو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ہاویۃ وما ادراک ماہیہ نار حامیۃ ۔ پس جس کے اعمال تول میں زیادہ تر ہونگے تو وہ خاطر خواہ عیش میں ہوگا ۔ اور جس کے اعمال تول میں کم ٹھہرینگے تو اُس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا ۔ اور تو کیا سمجھا ہے کہ وہ ہاویہ ہے کیا چیز وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے اس آیت سے تو یہاں تک ثابت ہوا کہ نجات کا سبب اعمال کا کامل موازنہ ہوگا اور جس کا عمل ذرہ بھر کم ہو تو وہ آتش دوزخ میں جلتا رہیگا اب آپ انصاف سے فرمائے کہ اِن قواعد کے بموجب کون محمدی صاحب نجات پا سکتا ہے ؛

(۵) ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ۔ جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اُسکی جزا کو دیکھیگا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اُس کی سزا کو دیکھیگا ۔ یہہ وہ آیت ہے جو کہ محمدیوں کے تمام خیالات کو تہ و بالا کر دیتی ہے اور تمام محمدی احباب کو نجات سے محروم کر رہی ہے اور خصوصاً اِسی آیت کی بدولت میں مشرف بہ مسیح ہوا اور اِسی آیت پر مدت تک مباحثہ جاری رہا تھا اور آخرالامر میں مسیحی ہوا الحمد للہ علی ذالک اب اس آیت کی بابت جو پیسہ اخبار اہلِ فقہ اور الحق میں کیا تھا بعینہٖ اُسی مضمون کو یہاں درج کرتا ہوں تاکہ محمدی احباب پر خوب واضح ہو جاوے کہ فی الحقیقت کسی طرح اہل اسلام میں نجات نہیں ہے اور نجات کا دروازہ اُن پر بند ہے ؛

میں کیونکر مسیحی ہوا ناظرین دیکھئے حاجی سلطان محمد صاحب سولوس سے پولوس ہو گئے کیوں میں نے دین محمدی کو چھوڑ دیا ۔ مختصر عبارت میں اپنے تبدل ایمان کی علت ہدیہ ناظرین کرتا ہوں میرے اکثر احباب اِس امر سے اچھی طرح سے واقف ہیں کہ بمبئی میں میں نے قریباً چھہ یا سات برس تک سکونت اختیار کی چنانچہ بمبئی میں ایک مدت تک عربی و فارسی کتابوں کی تعلیم بھی وقتاً فوقتاً دیا کرتا تھا اور کماٹی پورہ کے ۷ ویں گلی میں میرا

واقعات اور ذکر نئیں

پروفیسر کرل پیرسن صاحب فرماتے ہیں۔ "ذکاوت یا دانشمندی کی صرف تعلیم سے مدد کی جا سکتی ہے۔ اس کا پیدا کرنا غیر ممکن ہے۔ سلف کی شایستہ قوموں کی طرح آجکل ترقی نسل میں ایک قسم کی کمی ہے۔ جن میں کم قابلیت ہے یا جو زیادہ دماغی کام میں کوشش نہیں کرتے۔ اُن میں پیدایش کی حالت نسبتاً اچھی ہے۔ کیسی ہی اچھی و کیسے ہی وسیع اصول پر تعلیم کیوں نہ دیجائے مگر جہاں تک ذہانت اور ذکاوت سے تعلق ہے موروثی کمزوری کبھی موروثی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جسمانی اور روحانی تعلقات پر غور کرتے ہوئے پروفیسر صاحب یہہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ساری خصوصیتیں ورثہ میں ملتی ہیں۔ یہانتک کہ ہمارے والدین کے چال چلن۔ اُن کا نرالا پن قابلیت۔ قد و قامت۔ ہاتھہ پاؤں وغیرہ سب ہی میراث کی شکل میں ہم تک پہنچتی ہیں"

جنوبی افریقہ کا ایک بادشاہ جسے الکا کہتے ہیں ایک دفعہ انگلستان کی سیر کو گیا۔ اور جب واپس آنے لگا تو ہمارے ملک معظم ایڈورڈ ہفتم نے اسکو ایک بائیسیل انعام میں دی۔ یہہ اُس بائیسیل کے عوض میں تھی جو ملکہ وکٹوریہ قیصرہ ہند صاحبہ مرحومہ نے اسکو ۱۸۹۳ء میں عنایت فرمائی تھی۔ اور جو اسوقت کسی نہ کسی وجہ سے گم ہو گئی تھی۔ اِس بادشاہ نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ جب میں اپنے ملک ایپوکوتھا میں پہنچونگا تو کپاس کی کاشت کے لئے لوگوں کو بہت تحریک دونگا اور سب لوگوں کو جمع کر کے انکو سمجھاؤنگا کہ جانوروں کے ساتھہ خوش اسلوبی سے پیش آیا کریں۔ اور علاوہ اِس کے اُس نے اپنے ملک میں سڑکوں کی تیاری کا بھی ارادہ ظاہر کیا۔

مشرقی افریقہ کے حالات ہوا نب۔ ناریل ارنڈ۔ خربوزہ کماد وغیرہ میوہ۔ ممباسہ میں بہت ہے مگر ۱۲ میل سے آگے سوائے کیلا کے نہیں مشرقی افریقہ میں مختلف قومیں آباد ہیں۔ ڈاؤمانی۔ وینکا۔ وکانبہ۔ میانیمزی۔ بگولو۔ مسائی وغیرہ مگر سب کی بولی شکل وضع پوشش جُدا جُدا ہے۔ وکانبہ لوگوں کا ہتھیار تیر کمان ہے اور بڑے نشانہ باز ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے ۲۰ قدم پر پیسہ کھڑا کر کے تیر سے نشانہ مارتے ہیں مسائی لوگ بڑے لمبے مضبوط جوان ہوتے ہیں اُن کے پاس برچھا ڈھال چھرے ہوتے ہیں۔ گائے بکری اور گوسفند وغیرہ بہت رکھتے ہیں۔ دودھ پیتے گوشت کھاتے ہیں گھی تیل کی مالش کرتے ہیں دوڑتے کودتے ہیں کام کاج نہیں کرتے بیچاری انکی عورتیں دودھ اور لکڑیاں فروخت کرتی پانی اٹھا کر لاتیں اور کام کاج کرتی ہیں جانوروں کا چمڑا پہنتی ہیں۔ مسائی مرد صرف چھوٹا سا کپڑا یا کھال پہنتے ہیں۔ آگے پیچھے سے ننگے گلوی عورتیں شکر قندی وکئی وغیرہ کی کھیتی کرتی ہیں وہ سارا دن کھیتی کے کام میں لگی رہتی ہیں۔ یہاں بیلوں کے ساتھہ قلبہ رانی کوئی نہیں کرتا عورتیں ہی کھدائی وغیرہ کام کرتی ہیں ایک مرد کی ۲۰ یا ۲۲ وغیرہ۔ عورتیں ہوتی ہیں مگر غیرت بالکل نہیں ہے کوئی عورت کسی کے ساتھہ بدفعلی کرے کوئی پوچھتا نہیں اسی واسطے سینکڑوں پنجابیوں نے افریقی عورتیں رکھی ہوئی اور کئی بچہ پیدا ہوئے جو سب ہی جنگلی ہو جاوینگے جو بچہ پیدا ہوئے اُن کے رنگ گورہ اور سر کے بال بھی پنجابیوں جیسے دیکھنے کو پنجابی بچہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ پنجابی چھوڑ کر چلے گئے۔ اب وہ جنگلی ماؤں کے پاس جنگلی بن رہے ان لوگوں کا مذہب وغیرہ کوئی نہیں مگر مسلمانوں کی طرح . . . . کی سنت ضرور کرتے ہیں بلکہ جب تک سنت نہ کریں عورت کے نزدیک نہیں جاتے اور سنت بھی ۲۰ برس سے اول نہیں کراتے عموماً مشہور ہے کہ افریقہ گرم ملک ہے مگر غلط ہے اسٹیشن کیٹو سے نوسٹ ٹرنن کے درمیان قریباً ڈہائی سو میل میں عمدہ سردی ہمیشہ رہتی ہے اور ہمیشہ ہی رضائی کی ضرورت رہتی ہے اب اِس ملک میں بہت سے یورپین آباد ہونے کیواسطے آئے ہوئے ہیں گویا کسی روز کو اِس کا نام یورپین افریقہ ہو جائے گا سرکار انگریزی نے دور دور تک جنگلوں میں ضلعے قائم کر دیئے ہیں کہ جہاں کلکٹر رہتا ہے کچھ عرصہ تک یہہ جنگل بھی شایستہ ہو جاوینگے۔

(از اخبار عام)

۱۹ نومبر کے مختتمہ ہفتے میں نارتھہ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی گیارہ لاکھہ پانچہزار تھی یعنے اوسط فی میل ۲۳۳ روپیہ۔ دہلی انبالہ کالکا ریلوے ۳۴ ہزار یعنے اوسط فی میل ۲۶۵ روپیہ۔ کالکا شملہ ریلوے ۱۵ ہزار یعنے اوسط فی میل ۲۲۳ روپیہ۔ جنوبی پنجاب (دہلی سماٹہ) ریلوے ۲۴ ہزار پانسو یعنے اوسط فی میل ۱۰۵ روپیہ۔ راجپورہ بھٹنڈہ ریلوے ۷ ہزار دوسو یعنے اوسط فی میل ۱۶۱ روپیہ۔ لودیانہ دہوری جاکھل ریلوے چھہ ہزار ایکسو یعنے اوسط فی میل ۷۷ روپیہ۔ اسی ہفتے میں ایسٹ انڈین ریلوے کی آمدنی اوسط فی میل ۸۱۶ روپیہ تھی۔ جی آئی پی ریلوے کی ۵۹۰ روپیہ۔ بی بی سی آئی ریلوے ۶۵۵ روپیہ۔ اودھہ روہیلکھنڈ ریلوے ۲۲۷ روپیہ۔

پرانے لوہے کے ڈھیرے سپات کی ریلیں۔ سپات کی کمانیاں۔ لوہے اور فولاد کے پرزے لوہے کے ٹکڑے اور چادریں اور ایک مقدار پیتل کے ٹکڑوں کی اور پرانے لوہے کے سلیپرں نقرئی سکوں کے ٹکڑے وغیرہ کی بھی ایک بڑی مقدار فروخت ہوگی تمام اسباب خرید کردہ شدہ تاریخ فروخت سے ایک ماہ کے اندر اٹھائے جانے چاہئیں ورنہ ہرجانہ بشرح چھپائی فی من فی یوم کے حساب سے وصول کیا جاویگا ؛

اُن تمام اشیا کے لئے جو کسی غیر اسٹیشن پر بھیجی جاوینگی کرایہ انکا عام نرخ پر لیا جاویگا ؛

حسب الحکم جے۔ ڈبلیو۔ اے۔ مکینزی } دفتر چیف اسٹور کیپر لاہور
چیف اسٹور کیپر } ۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء

ضرورت

ایک زنانہ استاد واسطے بائبل ودمن کی ضرورت ہے درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔
مسنر نومن۔ مشن ہوس۔ فیروز پور۔

ضرورت

ایک ہندوستانی مسیحی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ ہر ایک امیدوار اپنی اپنی درخواست معہ اسناد کے جناب پادری جے۔ اے کلن صاحب کے پاس روانہ کریں سی ایم ایس ہسپتال بھاگلپور۔

اشتہار

اراضی نزول سرکار واقعہ شہر لودیانہ متصل ٹکنیکل سکول محلہ کریم پورہ تعدادی ۲۷۸۴۷ مربعہ گز بمنظوری گورنمنٹ پنجاب بذریعہ نیلام عام بتاریخ ۱۴ و ۱۵ اور ۱۶ دسمبر ۱۹۰۲ء ۱۲ بجے سے ۴ بجے تک ۳ یوم برابر نیلام ہوگی ۱۶ دسمبر ۱۹۰۲ء کو نیلام ختم ہوگا زرنیلام کا حصہ ۴/۱ فیصدی بوقت ختم ہونے بولی کے داخل کرنا ہوگا باقی رقم نیلام مکمل ہونے کی تاریخ سے ایک ماہ بعد بصورت وعدہ خلافی زرپیشگی ضبط ہوگی اور مکرر نیلام میں جو خسارہ ہوگا وہ بھی مشتری اول سے لیا جائیگا۔ اگر کل قطعہ کو ایک ہی شخص خریدنا چاہے تو دیا جاسکتا ہے۔ ورنہ چار ٹکڑوں میں یا حسب درخواست خریداران زیادہ ٹکڑوں میں منقسم ہوکر نیلام ہوگا بصورت ایک ہی بولی ہونے کے سرکاری بولی ۱۰۰۰ روپے ہے اور بصورت مکرر وفد نیلام کے سرکاری بولی ۱۲ ر فی گز کے حساب سے شروع ہوگی۔ باقی شرائط وغیرہ دفتر میونسپل کمیٹی لودیانہ میں ملاحظہ ہوسکتی ہیں لہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو خرید نا منظور ہو تاریخ ہائے مذکورہ بالا میں حاضر ہوکر بولی دیوے المشتہر آر۔ ای گڈ نس سکرٹری میونسپل کمیٹی لودیانہ۔

گمنام عزیزستان

ایک لڑکی رنگ گندمی عمر دس سال ایک مولانا۔ خوش الحان مسمی شرف دین ولد خادم سکنہ موضع دیا ام ڈاکخانہ موتی چوہیاں واسعہ زیورات قریباً سو روپیہ کے چرا کر لے گیا ہے۔ مولانا مذکور خوش رنگ مگر دایاں ہاتھ سوکھا ہوا ہے۔ اس لئے پگڑی بیٹھ بائیں ہاتھ سے باندھتا ہے شاہ رگ تار سے پھولی ہوئی ہے۔ عمر کا پتا قریباً ۳۰ سال بڑا پارسا معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس لڑکی کا یا مولانا مذکور کا پتہ پورا دیوے تو مبلغ ۵۰ روپیہ بطور انعام دیا جائیگا۔ العبد نور محمد ولد احمد دین سکنہ گھی ۱۳۹ ڈاکخانہ روڑی دلا ئیل پور ؛

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر کتنا شہادت ہے کہ نو برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً چالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بہم نہیں دیتا ہمیں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے جس کسی کو چاہئے نیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتے جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر
پادری والٹر جے کلارک نیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۳
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " عہ " عہ
قیمت ہرحالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
چوتھائی کالم	عـه	ـے	عـه
نصف کالم	ـے	عـه	عـه
پورا کالم	عـه	عـه	عـه
پورا صفحہ	ـه	ـه	ـه

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۳ ر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ داؤکی کے اہتمام سے چھپا۔